الأربعين في إفشاء السلام

سلام کو عام کرو (الحدیث)

سلام کے رواج دینے کے فضائل

سے متعلق چالیس احادیث

مؤلف:

شیخ عبد الحق مکي رحمه الله

ترجمہ وتخریج

مفتي إحسان الحق پیرزاده

فاضل ومتخصص جامعة بنوري ٹاؤن

أستاد شعبة تخصص في الحديث جامعة بنورية عالمية

0332-2177075

ناشر

مکتبہ سعیدیہ مجیدیہ

سلام کو عام کرو (الحدیث)

الأربعین فی افشاء السلام

سلام کے رواج دینے کے فضائل

سے متعلق چالیس احادیث

مؤلف

شیخ عبد الحق مکیؒ

ترجمہ وتخریج

مفتی احسان الحق پیرزادہ

ناشر

مکتبہ سعیدیہ مجیدیہ

کتاب کا نام .... فضائلِ سلام
مؤلف .... مفتی احسان الحق پیرزادہ
نظم وضبط .... مفتی عبدالرحیم نذیر
ناشر .... مکتبہ سعیدیہ مجیدیہ

ملنے کے پتے

اسلامی کتب خانہ نزد جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی
ادارۃ النور نزد جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی
مظہری کتب خانہ گلشن اقبال کراچی
سعدی کتب خانہ مدنی مسجد عائشہ منزل کراچی
ادارۃ الفاروق شاہ فیصل کالونی کراچی
مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کراچی
مکتبۃ القرآن نزد جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی

انتساب

اپنے پیارے حبیب محمد مصطفی،

احمد مجتبیٰ، ساقئ کوثر، شافعِ محشر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام

جن کی آمد سے دنیا کفر کے

ظلمت کدہ سے نکل کر اسلام کے نور

سے منور ہوئی۔

تقدیم

ہمارے فاضل دوست نے تقریباً تین سال قبل شیخ حیات سندھی کا ایک حجۃ الوداع پر مختصر رسالہ کے ترجمہ وتخریج کرنے کا کہا تھا اس رسالہ کے آخر میں دو مختصر رسالے اور بھی تھے ایک یہی رسالہ جو سلام پھیلانے کی احادیث کی فضیلت پر مشتمل ہے جس میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہیں اور دوسرا رسالہ فضائل حج وعمرہ سے متعلق احادیث پر مشتمل تھا، الحمدللہ میں نے ان کی بھی تخریج وترجمہ کر دیا تھا، آج کل چونکہ ہر بندہ اپنے کو مصروف سمجھتا ہے اور اتنا مصروف سمجھتا ہے کہ نہ وہ کسی کو سلام کرتا ہے اور نہ کسی کے سلام کا جواب دینے کا اس کے پاس وقت ہے، تو سوچا کہ ان احادیث کو پڑھ کر شاید کوئی عمل کرے جس کے صدقہ مجھے بھی عمل کی توفیق مل جائے۔ مندرجہ احادیث پر ایک نظر ڈالنے سے سلام کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، ہم اسے پڑھ کر نیت کریں کہ ہر جانے پہچانے کو سلام کریں گے اور اسے رواج دیں گے۔ ان شاء اللہ۔ اس مختصر رسالہ کے مصنف کا نام آخر میں عبدالحق لکھا ہے اور اس کا خطبہ پڑھ کا اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف کسی کے خلیفہ تھے۔ اس رسالہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ مؤلف سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فراموش نہیں کرتے اس لئے ترجمہ میں بھی اس کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

مفتی احسان الحق پیرزادہ

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

الحمد لله رب العلمين . والعاقبة للمتقين .ولا عدوان إلا على الظلمين . والصلاة والسلام على سيدنا محمد سيد الأنام ومصباح الظلام ، من أمرنا بإفشاء السلام ، وإطعام الطعام ، والقيام بالليل والناس نيام، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه الذين نصروا شريعته ، حتى أضاءت عُلى الإسلام . وبعد :فهذه أحاديث مرغبة في إفشاء السلام وما جآء في فضله، وترهيب المرء من حب القيام له، جعلتها وسيلة للمحبين وتبصرة للمريدين . والله المسؤل في النفع بهذه لي ولهم وللمسلمين، وما توفيقي إلا بالله عليه توكلت وإليه أنيب.

الحديث الأول

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما أن رجلا سأل رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم - قال : أي الإسلام خير ؟ قال : تطعم الطعام ، وتقرأ السلام على من عرفت ومن لم تعرف رواه البخاري ومسلم (١)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اہل اسلام کی کونسی خصلت بہتر ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: کھانا کھلانا اور ہر جانے پہچانے کو سلام کرنا۔

الحدیث الثانی

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا، ولا تؤمنوا حتى تحابوا، ألا أدلكم على شيء إذا فعلتموه تحاببتم، أفشوا السلام بينكم. رواه مسلم (٢)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جب تک ایمان نہ لاؤ جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے اور تمہارا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ تم اللہ کی رضا وخوشنودی کے لئے آپس میں تعلق ودوستی قائم نہ کرو (نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور) کیا میں تمہیں ایسا ذریعہ نہ بتاؤں جس کو تم اختیار کرو تو آپس میں دوستی کا تعلق قائم ہوجائے (اور وہ ذریعہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کا چلن عام کرو۔

الحدیث الثالث

عن ابن الزبير أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: دبّ إليكم داء الأمم قبلكم: البغضأ والحسد

والبغضاء، هي: الحالقة ليس حالقة الشعر، ولكن حالقة الدين والذى نفسى بيده لا تدخلون الجنة، حتى تؤمنوا، ولا تؤمنوا حتى تحابوا، ألا أنبئكم مما ينبت لكم ذلك أفشو السلام بينكم. رواه البزار بإسناد جيد. (۳)

ترجمہ: حضرت ابن زبیرؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلی امتوں کی بیماری اور برائی تمہیں لگ گئی ہے، وہ بغض اور حسد ہے اور یہ دین مونڈنے والی ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب تک تم مومن نہ بنو گے تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے اور جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو گے مومن نہیں بن سکتے، کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں کہ کون سے عمل سے محبت قائم ہوگی، اپنے درمیان سلام کا چرچا کرو۔

الحديث الرابع

عن شيبة الجهنى عن عمه قال: قال رسول الله- صلى الله عليه وآله وسلم ثلاثة يصفن لك وداد أخيك تسلم عليه إذا لقيته، وتوسع له فى المجلس وتدعوه بأحب أسمائه إليه. رواه الطبرانى فى الأوسط (۴)

ترجمہ: شیبہ الجھنی اپنے چاچا سے روایت کرتے ہیں کہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں تیرے بھائی کی محبت زیادہ کرتی ہیں: جب تو اس سے ملے تو اسے سلام کرے۔ اس کے لئے مجلس میں کشادگی کرنا، اور تیرا اس کو اس

کے اچھے ناموں کے ساتھ بلانا۔

الحديث الخامس

عن البراء - رضی الله عنه- عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال : أفشوا السلام وتسلموا . رواه ابن حبان فی صحیحه .(٥)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: سلام کو پھیلاؤ اور کثرت سے سلام کرو۔

الحديث السادس

عن أبي يوسف عبد الله بن سلام رضی الله عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : يا أيها الناس، أفشوا السلام ، وأطعمو االطعام ، وصلوا بالليل والناس نيام ، تدخلوا ا الجنة بسلام.رواه الترمذی وقال : حديث حسن صحيح .(٦)

ترجمہ: ابو یوسف حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا وہ فرمار ہے تھے: اے لوگوں سلام کو عام کرو، اور کھانا کھلاؤ، اور جب لوگ رات کو سو رہے ہوں تم نماز پڑھا کرو، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

الحديث السابع

عن أبي شريح رضي الله عنه أنه قال : يا رسول الله ، أخبرني بشيء يوجب لي الجنة . قال : طيب الكلام ، وبذل السلام ، وإطعام الطعام .رواه الطبراني، وفي رواية جيدة للطبراني : قال : قلت : يا رسول الله ، دلني على عمل يدخلني الجنة ، قال : إن موجبات المغفرة بذل السلام وحسن الكلام . (۷)

ترجمہ:۷- حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ: یارسول اللہ مجھے ایسا عمل بتا دیجیے کہ اس کے کرنے سے مجھ پر جنت واجب ہوجائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمدہ کلام کرنا، سلام پھیلانا، اور کھانا کھلانا، اور طبرانی میں سند جید کے ساتھ اس طرح بھی منقول ہے کہ: میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ مجھے ایسا عمل بتا دیجیے کہ اس کے کرنے سے مجھ پر جنت واجب ہوجائے تو فرمایا بیشک مغفرت کو واجب کرنے والی چیز سلام پھیلانا اور عمدہ کلام کرنا ہے۔

الحديث الثامن

عن عبد الله بن عمر - رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : اعبدوا الرحمن، وأفشوا السلام، وأطعموا الطعام تدخلوا الجنان. رواه الترمذي وابن حبان وصححاه(۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رحمان کی عبادت کرو، اور سلام کو عام کرو اور لوگوں کو کھانا کھلاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

الحديث التاسع

عن أبي هريرة - رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: حق المسلم على المسلم خمس: رد السلام، وعيادة المريض، واتباع الجنائز، وإجابة الدعوة، وتشميت العاطس. رواه البخاري ومسلم وأبو داؤد۔

ولمسلم: حق المسلم على المسلم ست. قيل: ومن يا رسول الله؟ قال: إذا لقيته فسلم عليه، وإذا دعاك فأجبه، وإذا استنصح فانصح له، وإذا عطس فحمد الله تعالى فشمته، وإذا مرض فعده، وإذا مات فاتبعه. رواه الترمذي والنسائي بنحو هذا ـ(۹)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کے پیچھے چلنا دعوت قبول کرنا۔

صحیح مسلم میں اس طرح ہے کہ: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون سے ہیں؟ فرمایا: جب آپ اس سے ملیں تو اسے

سلام کریں، اور جب وہ آپ کو دعوت پر بلائے تو دعوت قبول کریں، اور جب وہ نصیحت چاہے تو اسے نصیحت کریں، اور جب وہ چھینک کر الحمدللہ کہے تو یرحمک اللہ کہیں، اور جب وہ بیمار ہو تو اسکی عیادت کریں اور جب اس کا انتقال ہو تو اس کے جنازے کے پیچھے جائیں۔

الحديث العاشر

عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: أفشوا السلام كي تسلموا .رواه الطبراني بإسناد جيد. (١٠)

ترجمہ:- حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام کو عام کو تاکہ سلامت رہو۔

الحديث الحادي عشر

عن أبي أمامة الباهلي رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إن أولى الناس بالله تعالى من بداهم بالسلام .رواه أبو داؤد والترمذي وحسنه. (١١)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے اللہ کے نزدیک تر وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔

الحديث الثانی عشر

عن جابر رضی الله عنه قال:قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم : یسلم الراکب علی الماشی، والماشی علی القاعد، والماشیان أیهما بدء فهو أفضل رواہ البزار وابن حبان فی صحیحه.(١٢)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے، اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو، اور دو پیدل چلنے والوں میں جو (سلام میں) پہل کرے وہی زیادہ فضیلت والا ہے۔

الحديث الثالث عشر

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال:إن السلام اسم من أسماء الله وضعه فی الأرض فأفشوا بینکم فإن الرجل المسلم إذا مر بقوم فسلم علیهم فردوا علیه کان له علیهم فضل درجة بتذ کیرہ إیاهم السلام فإن لم یردوا علیه رد علیه من هو خیر منهم وأطیب .رواہ البزار والطبرانی.(١٣)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا کہ: سلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جسے اللہ نے زمین میں رکھا ہے سلام آپس میں عام کرو، بیشک مسلمان آدمی جب کسی قوم پر سے گزرتا ہے اور انہیں سلام کرتا ہے اور وہ اسے جواب دیتے ہیں تو سلام کرنے والے کا اس جماعت سے ایک درجہ بلند ہوتا ہے اس جماعت کو سلام یاد دلانے کی وجہ سے، اگر وہ جماعت اس کے سلام کا جواب نہ دیں تو اس کا جواب وہ دیتا ہے جو اس جماعت سے بہتر اور پاک ہوتا ہے۔

الحديث الرابع عشر

عن أنس رضی الله عنه قال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم - ففرق بيننا شجرة، فإذ التقينا يسلم بعضنا على بعض. رواه الطبراني بإسناد حسن. (١٤)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے، اور ہمارے درمیان درخت حائل ہوتا جب وہ درخت ختم ہوتا اور ہم پھر ملتے تو آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرتے۔

الحديث الخامس عشر

عن أبي هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم -: إذا انتهى أحدكم إلى المجلس فليسلم، فإذا أراد أن يقوم فليسلم، فليست الأولى بأحق بالآخرة.

رواہ أبو داؤد والترمذی وحسنہ والنسائی۔

وزاد رزین : ومن سلم علی قوم حین یقوم عنهم کان شریکهم فیما خاضوا فیه من الخیر بعده۔ (۱۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں پہنچے تو پہلے سلام کرے، نیز جب مجلس سے چلنے کے لیے کھڑا ہو تو اس وقت بھی سلام کرے کیونکہ پہلا سلام کرنا دوسرے سلام کرنے سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ علامہ رزین نے حدیث میں یہ الفاظ مزید نقل کئے ہیں کہ: جس نے کسی قوم پر رخصت ہوتے وقت سلام کیا، تو یہ ان کا شریک ہوگا اس خیر میں جو اس کے جانے کے بعد انہیں حاصل ہوگی۔

الحدیث السادس عشر

عن سهل بن معاذ عن أبیه عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم أنه قال: حق علی من قام علی مجلس أن یسلم علیهم وحق علی من قام من مجلس أن یسلم فقام رجل ورسول الله صلی الله علیه وسلم یتکلم فلم یسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما أسرع ما نسی ۔ رواه أحمد من طریق ابن لهیعة ۔ (۱۶)

ترجمہ: حضرت سہل بن معاذ سے مروی ہے اور وہ اپنے والد سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: انہوں نے فرمایا: جماعت پر کھڑے ہونے والے شخص پر لازم ہے کہ وہ انہیں سلام کرے اور جو مجلس سے کھڑا ہو اس پر لازم ہے کہ اہل مجلس کو سلام کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم یہ فرمارہے تھے کہ اتنے میں ایک آدمی مجلس سے اٹھا اور سلام نہیں کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کتنی جلدی بھول گیا۔

الحديث السابع عشر

عن معاوية بن قرة عن أبيه رضى الله عنه قال: يا بنى إذا كنت فى مجلس ترجو خيره ، فعجلت بك حا جة ، فقل:السلام عليكم فإنك شريكهم فيما يصيبون فى ذلك المجلس رواه الطبرانى۔ (١٧)

ترجمہ: حضرت معاویہ بن قرۃ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اے بیٹے، جب تم کسی ایسی مجلس میں ہو کہ تم چاہتے ہو کہ اس مجلس کی خیر تمہیں پہنچے، اور اچانک تمہیں کوئی حاجت پیش آجائے تو مجلس والو کو سلام کردو، تو آپ بھی ان کو جو خیر ملے گی اس میں شریک ہوں گے۔

الحديث الثامن عشر

عن عمران بن حصين -رضى الله عنه قال: جاء رجل إلى النبى صلى الله عليه وآله وسلم فقال: السلام عليكم ،

فرد عليه ثم جلس، فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم: عشر، ثم جاء آخر، فقال: السلام عليكم ورحمة الله، فرد فجلس فقال: عشرون، ثم جاء آخر فقال: السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، فجلس، فقال: ثلثون. رواه أبو داؤد والترمذي وحسنه، وزاد أبوداؤد ثم أتى آخر وقال: السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ومغفرته، فقال: أربعون، هكذا تكون الفضائل. الحديث. (۱۸)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں ایک شخص آیا اور کہا السلام علیکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سوال کا جواب دیا پھر وہ شخص بیٹھ گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لیے دس نیکیاں لکھی گی ہیں پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سلام کا بھی جواب دیا اور جب وہ بیٹھ گیا تو فرمایا اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی گی ہیں اس کے بعد ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سلام کا بھی جواب دیا اور جب وہ بیٹھ گیا تو فرمایا: اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی گی ہیں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے چالیس نیکیاں لکھی گئیں ہیں۔

الحديث التاسع عشر

عن سهل بن حنيف عن أبيه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله و سلم :من قال : السلام عليكم كتب له عشر حسنات ومن قال السلام عليكم ورحمة الله كتب له عشرون حسنة ومن قال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته كتب له ثلاثون حسنة. رواه الطبراني. (١٩)

ترجمہ: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے السلام علیکم کہا اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں اور جس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

الحديث العشرون

عن أبي هريرة أن رجلا مر على رسول الله صلى الله عليه وآله و سلم وهو في مجلس فقال : سلام عليكم فقال : عشر حسنات ثم مر رجل آخر فقال : سلام عليكم ورحمة الله فقال : (عشرون حسنة) فمر رجل آخر فقال : سلام عليكم ورحمة الله وبركاته فقال : ثلاثون حسنة فقام رجل من المجلس ولم يسلم فقال النبي صلى الله عليه و سلم : ما

أوشك ما نسی صاحبكم ، إذا جاء أحدكم إلى المجلس فليسلم فإن بدا له أن يجلس فليجلس فإن قام فليسلم فليست الأولى بأحق من الآخرة. رواه ابن حبان فی صحیحه.(۲۰)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گذرا، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس میں تھے تو اس نے کہا: السلام علیکم۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس نیکیاں۔ پھر دوسرا آدمی گذرا اس نے کہا: سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیس نیکیاں۔ اتنے میں ایک آدمی مجلس سے اٹھا اور اس نے سلام نہیں کیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ساتھی کتنی جلدی بھول گیا۔ جب تم میں سے کوئی مجلس میں پہنچے تو سلام کرے پھر اگر اس کے دل میں آئے کہ بیٹھے تو بیٹھ جائے پھر جب اٹھے تو سلام کرے کیونکہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ حق بجانب اور موزوں نہیں ہے (یعنی دوسرا سلام بھی پہلے کی طرح ضروری اور اہم ہے)

الحديث الحادی والعشرون

عن ابن عمرو رضی الله عنهما يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أربعون خصلة أعلاهن منيحة العنز ما من عامل يعمل بخصلة منها رجاء ثوابها وتصديق موعودها إلا أدخله الله بها الجنة قال حسان فعددنا ما دون

منيحة العنز من رد السلام وتشميت العاطس وإماطة الأذى عن الطريق ونحوه فما استطعنا أن نبلغ خمس عشرة خصلة. رواه البخاري (٢١)

ترجمہ: حضرت ابن عمروؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چالیس خصلتیں جن میں سب سے اعلیٰ وارفع دودھ دینے والی بکری کا ہدیہ کرنا ہے، ایسی ہیں کہ جو شخص ان میں سے ایک خصلت پر بھی عامل ہوگا ثواب کی نیت سے اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔

حسان نے کہا کہ: دودھ دینے والی بکری کے ہدیہ کو چھوڑ کر ہم نے سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کا جواب دینا اور تکلیف دینے والی چیز کو راستے سے ہٹا دینے وغیرہ کا شمار کیا، تو سب پندرہ خصلتیں بھی ہم شمار نہ کر سکے۔

الحديث الثاني والعشرون

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: أعجز الناس من عجز في الدعاء، وأبخل الناس من بخل بالسلام. رواه الطبراني. (٢٢)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے عاجز شخص وہ ہے جو دعا مانگنے میں عاجز ہے اور لوگوں میں سب سے بخیل وہ شخص ہے جو سلام میں بخل کرے۔

الحديث الثالث والعشرون

عن عبد الله بن مغفل رضی الله عنه قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم -: أسرق الناس من يسرق صلاته قيل يا رسول الله و كيف يسرق صلاته قال لا يتم ركوعها ولا سجودها وأبخل الناس من بخل بالسلام. رواه الطبرانی۔(۲۳)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے چوری کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ نماز میں سے کیسے چوری کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رکوع سجدہ اچھی طرح نہ کرے، پھر فرمایا: اور لوگوں میں سب سے بخیل وہ شخص ہے جو سلام میں بخل کرے۔

الحديث الرابع والعشرون

عن جابر رضی الله عنه أن رجلا أتى النبی - صلى الله عليه وآله وسلم فقال: إن لفلان فی حايطی عذقا، وإنه قد اذانی، وشق علی مكان عذقه، فأرسل إليه رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم فقال: بعنی عذقك الذی فی حائط فلان قال لا قال فهبه لی قال لا قال فبعنيه بعذقٍ فی الجنة قال لا فقال النبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما رأیت الذی ھو أبخل منك إلا الذی یبخل بالسلام۔ رواہ أحمد والبزار (۲۴)

ترجمہ: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ: ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: میرے باغ میں فلاں شخص کے کھجور کا درخت ہے اور حال یہ ہے کہ وہاں درخت کے ہونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کو اس کے پاس بھیجا تا کہ اس کو بلائے جب وہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: تم اپنے کھجور کا درخت میرے ہاتھ فروخت کردو اس نے کہا: میں فروخت نہیں کرتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: اس کو میرے نام ہبہ کر دو، اس نے کہا: میں ہبہ بھی نہیں کرتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس درخت کو تم میرے ہاتھ کھجور کے ایسے درخت کے عوض فروخت کردو جو تمہیں جنت میں ملے اس نے کہا: میں اس طرح بھی فروخت نہیں کرتا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم سے بڑا بخیل کسی شخص کو نہیں دیکھا سوائے اس شخص کے جو سلام کرنے میں بخل کرتا ہے۔

الحدیث الخامس والعشرون

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم: ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان إلا غفر لھما قبل أن یفترقا ۔ رواہ أبو داؤد والترمذی وقال حدیث حسن (۲۵)

ترجمہ: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملاقات کر کے مصافحہ کرتے ہیں اللہ تعالی ان کو الگ ہونے سے پہلے بخش دیتا ہے۔

الحديث السادس والعشرون

عن أبي داؤد الأعمى قال لقيني البراء بن عازب فأخذ بيدى وصافحني وضحك فى وجهى ثم قال تدرى لم أخذت بيدك قلت لا إلا إنى ظننتك لم تفعله إلا لخير فقال: إن النبى - صلى الله عليه وآله وسلم - فعل بى ذلك . ثم قال: تدرى لم فعلت بك ذلك؟ قلت: لا . قال النبى - صلى الله عليه وآله وسلم - إن المسلمين إذا التقيا وتصافحا وضحك كل واحد منهما فى وجه صاحبه لا يفعلان ذلك إلا لله لم يتفرقا حتى يغفر لهما . رواه الطبرانى.(٢٦)

ترجمہ: ابوداؤد اعمی کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت براء بن عازبؓ ملے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا مجھ سے مصافحہ کیا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور پھر مجھ سے پوچھا: میں نے آپ کا ہاتھ کیوں پکڑا؟ میں نے عرض کیا مجھے معلوم نہیں مگر آپ نے کسی نیک کام کی وجہ سے کیا ہوگا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ یہی کیا اور اس کے بعد مجھ سے پوچھا کہ یہ میں نے آپ کے ساتھ

کیوں کیا۔ میں نے کہا مجھے علم نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے ہیں اور یہ کام دونوں اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں تو اللہ ان کے الگ ہونے سے پہلے ان کی بخشش کر دیتا ہے۔

الحديث السابع والعشرون

عن أنس رضی الله عنه عن النبي - صلى الله عليه وآله وسلم - قال: ما من مسلمين التقيا، فأخذ أحدهما بيد صاحبه إلا كان حقا على الله عز وجل أن يحضر دعائهما ولا يفرق بين أيديهما، حتى يغفر لهما. رواه أحمد واللفظ له۔ (۲۷)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے کے ہاتھوں کو پکڑتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ ان کی دعاؤں کے وقت موجود رہے اور ان کے ہاتھوں کو جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کر دے۔

الحديث الثامن والعشرون

عن أنس رضى الله عنه قال: كان أصحاب رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم إذا تلاقوا تصافحوا، وإذا قدموا من سفر تعانقوا. رواه الطبراني.(۲۸)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین جب باہم ملتے تھے تو ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے تھے اور جب سفر سے لوٹتے تھے تو معانقہ کرتے (گلے ملتے) تھے۔

الحدیث التاسع و العشرون

عن حذیفة بن الیمان رضی اللہ عنه عن النبی - صلی اللہ علیه وآله وسلم قال : إن المؤمن إذا لقی المؤمن فسلم علیه وأخذ بیده فصافحه تناثرت خطایاهما کما یتناثر ورق الشجر .رواه الطبرانی.(۲۹)

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن الیمانؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب ایک مؤمن دوسرے مؤمن سے ملتا ہے اس سے سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس سے مصافحہ کرتا ہے تو ان سے خطائیں ایسے جھڑ جاتی ہیں جیسے ایک درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

الحدیث الثلاثون

عن أبی هریرة رضی اللہ عنه أن النبی- صلی اللہ علیه وآله وسلم لقی حذیفة فأراد أن یصافحه فتنحی حذیفة فقال له : إنی جنب فقال : إن المؤمن إذا صافح أخاه تحات خطایاهما کما تتحات ورق الشجر.رواه البزار من روایة مصعب بن ثابت. (۳۰)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حذیفہؓ سے ملے اور چاہا کہ ان سے مصافحہ کریں تو حضرت حذیفہؓ ایک طرف ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ناپاکی کی حالت میں ہوں تو آپ علیہ الصلاۃ والتسلیمات نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو ان کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

الحديث الحادي و الثلاثون

عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال: قال رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم- : إذا التقى الرجلان المسلمان فسلم أحدهما على صاحبه، فإن أحبهما إلى الله أحسنهما بشرا لصاحبه فإذا تصافحا نزلت عليهما مئة رحمة البادي منها تسعون وللمصافح عشرة. رواه البزار (۳۱)

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان مرد باہم ملتے ہیں ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے، تو ان میں اللہ جل شانہ کو زیادہ پیارا وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملے جب یہ ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں سلام میں پہل کرنے والے پر نوے اور مصافحہ کرنے والے پر دس رحمتیں اترتی ہیں۔

الحديث الثاني و الثلاثون

عن سلمان الفارسی رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه وآله وسلم - قال : إن المسلم إذا لقی أخاه المسلم فأخذ بیدہ تحاتت عنهما ذنوبهما کما تتحات الورق من الشجرۃ الیابسة فی یوم ریح عاصف وإلا غفر لهما ولو کانت ذنوبهما مثل زبد البحر. رواہ الطبرانی بإسناد حسن. (۳۲)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑتا ہے (مصافحہ کرتا ہے) تو ان کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے آندھی والے دن خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں یہاں تک کہ ان کی مغفرت ہوجاتی ہے، اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

الحديث الثالث و الثلاثون

عن ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی - صلی الله علیه وآله وسلم - قال :من تمام التحیة الأخذ بالید. رواہ الترمذی. (۳۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مکمل سلام یہ ہے کہ ہاتھ بھی (پکڑا) ملایا جائے۔

الحديث الرابع والثلاثون

عن قتادة قال: قلت لأنس بن مالك رضي الله عنه أكانت المصافحة فی أصحاب رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم -؟ قال: نعم ـ رواه البخاری والترمذی. (۳۴)

ترجمہ: حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت انس بن مالک سے دریافت کیا کہ: صحابہ کرامؓ میں مصافحہ کا رواج تھا؟ آپؓ نے فرمایا: جی ہاں۔

الحديث الخامس والثلاثون

عن أيّوب بن بشير العدوی عن رجل من عنزة قال: قلت لأبي ذر حيث سير من الشام: إني أريد أن أسئلك عن حديث من حديث رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم: قال إذا أخبرك به إلا أن يكون سرا. قلت إنه ليس بسر ـ هل كان رسول الله - صلى الله عليه وآله وسلم يصافحكم إذا لقيتموه قال ما لقيته قط إلا صافحني وبعث إلي ذات يوم ولم أكن في أهلي فلما جئت أخبرت أنه أرسل إلي فأتيته وهو على سريره فالتزمني فكانت تلك أجود وأجود. رواه أبو داؤد. (۳۵)

ترجمہ: حضرت ایوب بن بشیر عدوی ایک عنزی آدمی سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں نے ابوذرؓ سے جب وہ ملک شام چلے گئے

تھے کہا کہ میں آپ سے ایک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں ۔حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ تب تو میں تجھے بتلاؤں گا الا یہ کہ وہ کوئی راز کی بات نہ ہو(وہ آدمی کہتے ہیں) میں نے کہا کہ وہ راز نہیں ہے،کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ ان سے ملتے تھے تو مصافحہ کرتے تھے؟ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں جب بھی آپ سے ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے مصافحہ فرمایا،اور ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلا بھیجا میں اپنے گھر والوں کے ساتھ نہیں تھا میں جب آیا تو مجھے بتلایا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلانے کے لئے آدمی بھیجا تھا پس میں آپ کے پاس آیا آپ اپنے تخت پر تشریف فرما تھے آپ نے مجھے اپنے سے لپٹا لیا پس وہ (معانقہ) بہت عمدہ تھا، بہت عمدہ تھا۔

الحديث السادس والثلاثون

عن عطاء الخراسانی أن رسول الله - صلی الله علیه وآله وسلم قال: تصافحوا یذهب الغل وتهادوا تحابوا وتذهب الشحناء. رواه مالك هكذا معضلا. (۳٦)

ترجمہ: حضرت عطاء خراسانی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آپس میں مصافحہ کیا کرو جو دل کے کھوٹ کو ختم کر دیتا ہے۔آپس میں ایک دوسرے کو تحفہ دیا کرو، محبت بڑھے گی اور بغض وعداوت کینہ ختم ہوگا۔

الحديث السابع والثلاثون

عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده أن رسول الله - صلی الله

علیه وآله وسلم قال: لیس منا من تشبه بغیرنا، لا تشبهوا بالیهود ولا بالنصاری، فإن تسلیم الیهود الإشارة بالأصابع، وإن تسلیم النصاری الاشارة بالأکف. رواه الترمذی۔ (۳۷)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے علاوہ کسی اور کی مشابہت اختیار کرے۔ یہود اور نصاری کی مشابہت اختیار نہ کرو، یہود کا سلام تو انگلیوں سے اشارہ کرنا ہے اور نصاری کا سلام ہتیلیوں سے ہوتا ہے۔

الحدیث الثامن والثلاثون

عن جابر رضی الله عنه قال: قال رسول الله - صلی الله علیه وآله وسلم- تسلیم الرجل بأصبع واحدة یشیر بها فعل الیهود. رواه أبو یعلی. (۳۸)

ترجمہ: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا ایک انگلی سے سلام کرنا، جس سے وہ اشارہ کرے، یہودیوں کا طریقہ ہے۔

الحدیث التاسع والثلاثون

عن أبی هریرة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: لا تبدؤا الیهود و النصاری

بالسلام .وإذا لقيتم أحدهم فی طریق فاضطروه إلی أضیقه.

رواه مسلم واللفظ له.(۳۹)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہود ونصاری کوسلام کرنے میں ابتدا نہ کرو اور اگر ان میں سے کسی سے راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کردو۔

الحدیث الأربعون

عن أنس رضی الله عنه قال : قال رسول الله - صلی الله علیه وآله وسلم إذا سلم علیکم أهل الکتاب ، فقولوا: وعلیکم.رواه البخاری ومسلم وأبوداؤد والترمذی وابن ماجة.(۴۰)

ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو انہیں جواباً صرف وعلیکم کہا کرو۔

هذا آخر الأحادیث والحمد لله أولا وآخرا وظاهرا وباطنا ، وصلی الله علی سیدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا دائما أبدا إلی یوم الدین . آمین .تم (کذا)عبد الحق بالمکة المشرفة ۱۲۷۶ه فی آخر یوم من المحرم الحرام.

فہرستِ اسنادِ محولہ

(۱)البخاری: للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم ابن المغيرة الجعفی البخاری، المتوفی: ۲۵۶ھ، ۱۲/۱، رقم الحديث : ۱۲، باب إطعام الطعام من الإسلام ت : محمد زهير بن ناصر الناصر دار طوق النجاة، بيروت، لبنان. ط : الأولى: ۱۴۲۲ھ، ـ والبخاری: باب إفشاء السلام من الإسلام، ۱ : /۱۵ رقم الحديث: ۲۸ ـ والبخاری باب السلام للمعرفة وغير المعرفة ۵۲/۸، رقم الحديث : ۶۲۳۶ـ مسلم باب بيان تفاضل الإسلام وأی أموره أفضل: ۶۵/۱ رقم الحديث: ۳۹.

(۲) مسلم : باب بيان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون وأن محبة المؤمنين من الإيمان وأن إفشاء السلام سبب لحصولها ـ رقم الحديث: ۵۴.

(۳) مسند البزاز ۱۹۲/۶ رقم الحديث: ۲۲۳۲ للحافظ الإمام أبي بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق العتكی البزار المتوفی: ۲۹۲ھ ت :د. محفوظ الرحمن زين الله، مكتبة العلوم والحكم، بالمدينة المنورة. ط: الأولى ۱۴۱۵ھ ۱۹۹۴م ـ

(۴) الطبرانی فی الأوسط: ۱۶/۴ رقم الحديث: ۳۴۹۶ للحافظ أبي القاسم

سلیمان بن أحمد الطبرانی:المتوفی:۳٦۰ ھ،قسم التحقیق بدار الحرمین:أبو معاذ طارق بن عوض الله بن محمد،أبو الفضل عبد المحسن بن إبراهیم الحسینی ط:۱۴۱۵ھ ۱۹۹۵م،دار الحرمین القاهرة.

(۵)رواه بن حبان فی صحیحه بترتیب ابن بلبان لأمیر علاء الدین علی بن بلبان الفارسی، المتوفی: ۷۳۹ت :شعیب الأرناؤوط : باب ذکر إثبات السلامة فی إفشاء السلام بین المسلمین : ۲/ ۲۴۴ رقم الحدیث: ۴۹۱ط: الثانیة ۱۴۱۴ ھ ۱۹۹۲م مؤسسة الرسالة، بیروت.

(٦) الترمذی: لأبی عیسی محمد بن عیسی بن سورة المتوفی: ۲۹۷ ھ. ۴/ ٦۵۲، رقم الحدیث : ۲۴۸۵ت : إبراهیم عطوه عوض، ط:الأولی : ۱۳۸۲ ۵ ۱۹٦۲م مصر.وفی نسختنا: قال أبو عیسی هذا حدیث صحیح.

(۷)المعجم الکبیر: ۲۲ / ۱۸۰ رقم الحدیث : ۴۷۰.و المعجم الکبیر: ۲۲/۱۸۰رقم الحدیث: ۴٦۹.

(۸) الترمذی: لأبی عیسی محمد بن عیسی بن سورة المتوفی: ۲۹۷ ه ۴/۲۸۷، رقم الحدیث : ۱۸۵۵.باب ماجاء فی فضل اطعام الطعام .ت: إبراهیم عطوه عوض،ط:الأولی: ۱۳۸۲ ۵ ۱۹٦۲م مصر.

رواه بن حبان فی صحیحه بترتیب ابن بلبان لأمیر علاء الدین علی بن بلبان الفارسی ، المتوفی : ۷۳۹ ت :شعیب الأرناؤوط : باب ذکر إثبات السلامة فی إفشاء السلام بین

المسلمين: ۲/ ۲۴۲، رقم الحديث: ۳۸۹و ۲/ ۲۶۰ ط: الثانية ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۲م مؤسسة الرسالة، بيروت.

(۹) البخاری: طوق النجاة، باب الأمر باتباع الجنائز: ۲/ ۷۱، رقم الحديث: ۱۲۴۰

مسلم. باب من حق المسلم للمسلم رد السلام رقم الحديث: ۲۱۶۲،

مسلم. رقم الحديث: ۲۱۶۲.

لم أجده فی أبي داؤد۔ وفی الترمذی:باب ماجاء فی تشميت العاطس: ج:۵ص:۸۰،الرقم:۲۷۳۶۔ والنسائی:النهی عن سب الاموات۔ ج:۴ص:۵۳الرقم:۱۹۳۸۔ ترقيم الشيخ عبد الفتاح أبو غدة۔

(۱۰)لم أجده فی الطبرانی، لا فی الصغير ولا فی الكبير ولا فی الأوسط. ولكن فی مسندابی يعلى من مسند البراء بن عازب رضی اللہ عنہ ولفظه:افشوا السلام وتسلموا۔ ج:۳ص:۲۴۶۔ الرقم:۱۶۸۷۔

(۱۱)أبوداؤد :باب فضل من بدأ بالسلام، رقم الحديث : ۵۱۹۹۔الترمذی:باب ماجاء فی فضل الذی يبدأ بالسلام۔ ج:۵ص:۵۶۔ الرقم:۲۶۹۴۔

(۱۲) رواه بن حبان فی صحيحه بترتيب ابن بلبان لأمير علاء

الدين على بن بلبان الفارسى ، المتوفى : ٧٣٩ ت :شعيب الأرناؤوط : ذكر البيان بأن ا لماشيين إذا بدأ أحدهما صاحبه بالسلام كان أفضل عند الله جل وعلا .٢ / ٢٥١ رقم الحديث : ٤٩٨ط: الثانية ١٤١٤ ه ١٩٩٢ م مؤسسة الرسالة ، بيروت.لم أجده شيئا فى البزار

(١٣) مسند البزاز ٥ / ١٥٧ ، للحافظ الإمام أبي بكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق العتكى البزار المتوفى : ٢٩٢ ه ت :د. محفوظ الرحمن زين الله ، مكتبة العلوم والحكم ، بالمدينة المنورة.ط : الأولى١٤١٥ه ١٩٩٤م.

المعجم الكبير للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبرانى: المتوفى : ٣٦٠ ه ،ت : حمدى عبد المجيد السلفى : الناشر : مكتبة ابن تيمية ،رقم الحديث : ١٠٣٩١ / ١٠٣٩٢ ،رقم الحديث : من مسند عبد الله بن مسعود.

(١٤) الطبرانى فى الأوسط٨ / ٦٩ رقم الحديث : ٧٩٨٦ للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبرانى : المتوفى : ٣٦٠ ه ، قسم التحقيق بدار الحرمين : أبو معاذ طارق بن عوض الله بن محمد ,أبو الفضل عبد المحسن بن إبراهيم الحسينى ط : ١٤١٥ه ١٩٩٥م ،دار الحرمين القاهرة.

(١٥)أبوداؤد: باب فى السلام إذا قام من المجلس ،رقم الحديث: ٥٢١٠

قال أبو عیسی هذا حدیث حسن۔ الترمذی : لأبی عیسی محمد بن عیسی بن سورة المتوفی: ۲۹۷ ھ باب ماجاء فی التسلیم عند القیام وعند القعود. ۶۲/۵، رقم الحدیث : ۲۷۰۶ ت : إبراهیم عطوه عوض، ط : الثانیة: ۱۳۹۵ ھ ۱۹۷۵ م مصر. لم أجده فی ال نسائی

جامع الأحادیث .۵ / ۵۹۳ الإمام مجد الدین أبی السعادات المبارك بن محمد : ابن الأثیر الجزری المتوفی ۶۰۶ھ ت: عبد القادر الأناؤوط ،ط :۱۳۹۱ ھ ۱۹۷۱م مطبعة الملاح، مکتبة الحوائی، مکتبة دار البیان.

(۱۶) مسند أحمد : من مسانید معاذ الجهنی . ۲۳ / ۳۸۱ ،رقم الحدیث: ۱۵۶۱۵، ت : شعیب الأرناؤوط ،محمد نعیم العرقوسی، إبراهیم الزیبق.مؤسسة الرسالة،ط: الأولی : ۱۴۱۹ ھ/۱۹۹۸ م۔

(۱۷) المعجم الکبیر ۱۹ / ۲۶ رقم الحدیث : ۵۲ للحافظ أبی القاسم سلیمان بن أحمد الطبرانی : المتوفی : ۳۶۰ ھ ،ت : حمدی عبد المجید السلفی : الناشر : مکتبة ابن تیمیة.

(۱۸) . أبو داؤد : باب کیف السلام، رقم الحدیث : ۵۱۹۷ .۵۱۹۸۔

الترمذی : لأبی عیسی محمد بن عیسی بن سورة المتوفی: ۲۹۷ ھ باب ما ذکر فی فضل السلام ، . ۵ / ۵۲ رقم الحدیث : ۲۶۸۹ ،ت : إبراهیم عطوه عوض، ط : الثانیة: ۱۳۹۵ ھ ۱۹۷۵ م مصر .وفی نسختنا: قال

أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه۔
.(١٩) المعجم الكبير ٦ / ٧٥، ٧٦و رقم الحديث :٥٥٦٣ للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني : المتوفى : ٣٦٠ ھ،ت : حمدی عبد المجيد السلفي : الناشر : مكتبة ابن تيمية.
(٢٠) رواه بن حبان في صحيحه بترتيب ابن بلبان لأمير علاء الدين على بن بلبان الفارسي، المتوفى : ٧٣٩ ت :شعيب الأرناؤوط : ذكر كتابة الحسنات لمن سلم على أخيه المسلم بتمامه.٢ / ٢٤٦ رقم الحديث : ٤٩٣ط : الثانية ١٤١٤ھ ١٩٩٢م مؤسسة الرسالة، بيروت.
(٢١) البخاری، للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم ابن المغيرة الجعفي البخاری، المتوفى : ٢٥٦ ھ، ٣/ ١٦٦، رقم الحديث : ٢٦٣١ ت : محمد زهير بن ناصر الناصر دار طوق النجاة، بيروت، لبنان. ط : الأولى : ١٤٢٢ھ.
(٢٢) الطبراني في الأوسط ٥ /٣٧١ رقم الحديث : ٥٥٩١ للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني : المتوفى : ٣٦٠ ھ، قسم التحقيق بدار الحرمين : أبو معاذ طارق بن عوض الله بن محمد، أبو الفضل عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني ط : ١٤١٥ھ ١٩٩٥م ،دار الحرمين القاهرة.
(٢٣) الروض الداني إلى المعجم الصغير للطبراني ١ / ٢٠٩ : رقم

الحديث : ٣٣٥ ت : محمد شكور محمود الحاج أمرير، المكتب الإسلامی، بیروت.ط: الأولى: ١٤٠٥ ھ ١٩٨٥ م.

(٢٤) مسند أحمد: ٢٢ / ٣٩٣، رقم الحديث: ١٤٥١٧ لامام أحمد بن حنبل، المتوفى: ٢٤١ ھ ت: شعيب الأناؤوط، عادل مرشد، هيثم عبد الغفور .مؤسسة الرسالة، بيروت،ط: ١٤١٩ ھ ١٩٩٨ م. لم أجده في البزار

(٢٥)أبوداؤد٤/ ٣٧٩: باب فی المصافحة رقم الحديث : ٥٢١٢ : للأمام الحافظ المصنف المتقن أبي داؤد سليمان ابن الأشعث السجستانی ، الأزدی ، المتوفی : ٢٧٥ من الهجرة .ت: محمد محيی الدين عبد الحميد. مطبعة السعادة بجوار محافظة، مصر.

الترمذی: لأبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة المتوفی: ٢٩٧ . ٥/ ٧٤، رقم الحديث : ٢٧٢٧ ت : إبراهيم عطوه عوض، ط :الأولی : ١٣٩٥ ھ ١٩٧٥ م مصر. باب ماجاء فی المصافحة .وفی نسختنا: قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب .

(٢٦) الطبرانی فی الأوسط ٧/ ٣٢٤، ٣٢٥ رقم الحديث : ٦٧٣٠، ت : أبو معاذ طارق بن عوض الله بن محمد، و أبو الفضل عبد المحسن بن إبراهيم الحسينی، ط: ١٤١٥ ھ ١٩٩٥م .

(٢٧)مسند أحمد: ١٩/ ٣٣٦، رقم الحديث: لامام أحمد بن حنبل، المتوفی : ٢٤١ ھ ت : شعيب الأناؤوط ، عادل مرشد.. مؤسسة

الرسالة، بیروت،ط : ۱۴۱۸ھ ۱۹۹۷م .
(۲۸)الطبرانی فی الأوسط ۱/ ۳۴ رقم الحدیث : ۹۷۔ للحافظ أبی القاسم سلیمان بن أحمد الطبرانی : المتوفی : ۳۶۰ ھ ، قسم التحقیق بدار الحرمین : أبو معاذ طارق بن عوض اللہ بن محمد ,أبو الفضل عبد المحسن بن إبراھیم الحسینی ط : ۱۴۱۵ھ ۱۹۹۵م ،دار الحرمین القاھرۃ.
(۲۹) الطبرانی فی الأوسط ۱/ ۸۳ رقم الحدیث :۲۴۵ ۔للحافظ أبی القاسم سلیمان بن أحمد الطبرانی : المتوفی : ۳۶۰ ھ ، قسم التحقیق بدار الحرمین : أبو معاذ طارق بن عوض اللہ بن محمد ,أبو الفضل عبد المحسن بن إبراھیم الحسینی ط : ۱۴۱۵ھ ۱۹۹۵م ،دار الحرمین القاھرۃ.
(۳۰) مسند البزار ۲ /۴۲۸، رقم الحدیث : ۸۳۳۵ ۔ للحافظ الإمام أبی بکر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق العتکی البزار المتوفی : ۲۹۲ھ ت :د. محفوظ الرحمن زین اللہ، مکتبۃ العلوم والحکم، بالمدینۃ المنورۃ.ط : الأولی ۱۴۱۵ھ ۱۹۹۴م .
(۳۱)مسندالبزار: ج:ص: ۴۲۸۔الرقم: ۸۳۳۵۔
(۳۲)المعجم الکبیر ۶ / ۲۵۶ رقم الحدیث : ۶۱۵۰ و للحافظ أبی القاسم سلیمان بن أحمد الطبرانی : المتوفی : ۳۶۰ ھ ،ت : حمدی عبدالمجید السلفی : الناشر : مکتبۃ ابن تیمیۃ .
(۳۳)الترمذی: لأبی عیسی محمد بن عیسی بن سورۃ المتوفی:

۲۹۷ . /۵۵۷، رقم الحدیث : ۲۷۳۰ ت : إبراهیم عطوہ عوض ، ط :الأولی : ۱۳۹۵ ھ ۱۹۷۵ م مصر.

(۳۴)البخاری، للإمام أبی عبد الله محمد بن إسماعیل بن إبراهیم ابن المغیرۃ الجعفی البخاری، المتوفی : ۲۵۶ ھ ، ۸/ ۵۹،

رقم الحدیث : ۶۲۶۳ ت : محمد زهیر بن ناصر الناصر دار طوق النجاۃ، بیروت، لبنان. ط : الأولی : ۱۴۲۲ ھ.

الترمذی: لأبی عیسی محمد بن عیسی بن سورۃ المتوفی: ۲۹۷ . /۵۵۷، رقم الحدیث : ۲۷۲۹ ت : إبراهیم عطوہ عوض، ط :الأولی: ۱۳۹۵ ھ ۱۹۷۵ م مصر باب ما جاء فی المصافحة

(۳۵)أبو داؤد ۴/ ۳۸۰ رقم الحدیث: ۵۲۱۴ باب فی المعانقة:

للأمام الحافظ المصنف المتقن أبی داؤد سلیمان ابن الأشعث السجستانی، الأزدی، المتوفی : ۲۷۵ من الهجرۃ .ت : محمد محیی الدین عبد الحمید. مطبعة السعادۃ بجوار محافظة، مصر .

(۳۶)باب ما جاء فی المهاجرۃ المؤطاء لإمام المالک، رقم الحدیث : ۱۶۱۷ .

(۳۷)الترمذی: لأبی عیسی محمد بن عیسی بن سورۃ المتوفی: ۲۹۷ . ۵/ ۵۶ رقم الحدیث : ۲۶۹۵، باب ما جاء فی کراهیة إشارۃ الید بالسلام . ت: إبراهیم عطوہ عوض، ط :الأولی: ۱۳۹۵ ھ ۱۹۷۵ م مصر .

(۳۸)مسند أبی یعلی: لإمام الحافظ أحمد بن علی بن المثنی التمیمی: المتوفی : ۳۰۷ ھ، ت : حسین سلیم أحمد، دار الثقافة

العربية،ط: ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۲م، رقم الحديث: ۱۸۵۴.

(۳۹)مسلم :بشرح الإمام محيي الدين النووی المتوفى: ۶۷۶ھ، دار المعرفة: بیروت لبنان. الجزء الثالث عشر : رقم الحديث : ۵۶۲۶، باب: النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، و كيف يرد عليهم ت: الشيخ خليل مأمون شيحا.

(۴۰) البخاری، للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم ابن المغيرة الجعفي البخاری، المتوفى: ۲۵۶ ھ، ۸/ ۵۷، رقم الحديث: ۶۲۵۸ و رقم الحديث : ۶۹۲۶ ۔ مسلم :باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام و كيف يرد عليهم) رقم الحديث : ۲۱۶۳ . أبوداؤد: باب في السلام على أهل الذمة. رقم الحديث: ۵۲۰۸۔

الترمذی: لأبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة المتوفى: ۲۷۹ھ التسليم على أهل الكتاب رقم الحديث: ۱۶۰۳۔

سنن ابن ماجة: للحافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني: المتوفى :۲۷۵ ھ، باب : رد السلام على أهل الذمة: كتاب الأدب: ۳/ ۱۲۱۹، رقم الحديث : ۳۶۹۷، امطبعة دار الإحياء اللغة العربية، ت: محمد فواد عبد الباقي.

تمت و بحمد الله